



میب: محمد نعیمان خالد	فتویٰ نمبر: 60604/56	حوالہ نمبر: 3790/38
مفتی: سید عذہ شاہ صاحب	مفتی: محمد حسین صاحب	مفتی: مفتی محمد صاحب مدظلہ
تاریخ: 29.8.2017	باب: پانی کے سائل	کتاب: پانی اور نپاکی کے مسائل

### کیمیائی طریقے سے صاف کیے گئے پانی کا حکم

درج ذیل ری سائیکل شدہ پانی کے متعلق شرعی احکامات مطلوب ہیں:

#### 1) انڈسٹری کا مستعمل پانی:

اس میں مختلف کیمیائی اجزاء استعمال ہوتے ہیں، جن میں سے بعض زہر لیے بھی ہوتے ہیں۔ بعض ایسی بھی انڈسٹریز میں ہوتے ہیں، جن میں مستعمل پانی میں زہر لیے اجزاء تو نہیں ہوتے، البتہ ان میں انڈسٹری میں گندگی جیسے فرش دھونے اور مشینیوں کی دھلانکی وغیرہ کی آکوڈگی شامل ہوتی ہے، نیز بعض اوقات ان میں ناپاک اجزاء بھی شامل ہوتے ہیں، لیکن یہ اجزاء بہت کم مقدار میں ہوتے ہیں، کیمیائی طریقے سے اچھی طرح صاف کرنے کے بعد اس پانی کا کیا حکم ہے؟ کیا اس کو استعمال کرنا جائز ہے؟

#### 2) سیورج کا پانی:

یہ ایسا مستعمل پانی ہے جس میں انسانی فضلہ بھی شامل ہوتا ہے، یا سادہ الفاظ میں گڑوں کا استعمال شدہ پانی، جس میں برتن اور کپڑے وغیرہ دھونے کے ساتھ ساتھ با تھر روم اور ٹوانکٹ کا استعمال شدہ پانی اور غلاظت بھی شامل ہوتی ہے۔ جدید دور میں ایسی مشینیں اور فلترز آچکے ہیں جو ان تمام قسم کے پانیوں کو بالکل ایسے صاف کر دیتے ہیں کہ ان کا معیار پینے کے عام پانی کے مطابق ہو جاتا ہے، ایسے ری سائیکل شدہ پانی کا حکم کیا ہے؟

#### 3) خلائی شسل کا پانی:

خلائی شسل جو کہ خلابازوں کو خلامیں لے کر جاتی ہے، اس میں پانی کی بہت مناسب مقدار ساتھ بھیجی جاتی ہے، لیکن اگر کبھی خلابازوں کو خلامیں زیادہ دن گزارنے پڑ جائیں تو پانی بھیجنے کی کوئی صورت ممکن نہیں ہوتی اور نہ ہی خلامیں پانی وستیاب ہوتا ہے۔ اگر اضافی پانی بھیجا جائے تو ایک لیٹر پانی پر دس لاکھ ڈالر خرچ ہوتے ہیں اور اس کو خلائی شسل کے بغیر نہیں بھیج سکتے، اس مسئلہ کا حل یہ نکالا گیا ہے کہ خلائی شسل میں ایک ایسا مشینی یونٹ لگادیا جاتا ہے، جس میں خلاباز اپنی پیشہ یا استعمال شدہ پانی ڈالتے رہتے ہیں، وہ مشینی یونٹ مختلف فلترز اور کیمیائی تعاملات کے ذریعہ اس استعمال شدہ پانی کو پھر سے یعنیہ عام صاف پانی کی طرح بنادیتا ہے۔ واضح رہے کہ اس عمل میں نہ ہی صاف اور ناپاک پانی کی ملاوٹ کی جاتی ہے اور نہ ہی پانی کے جاذی کرنے کا عمل پایا جاتا ہے۔ لہذا ایسے پانی کا شرعی حکم کیا ہے؟





## دیوبک پانی سطحی پاپنے کی طریقہ کار

سوالات کے جوابات سے پہلے بطور تمہید چند باتیں ملاحظہ فرمائیں:

### ۱۔ کیمیائی عمل کے ذریعہ پانی صاف کرنے کا طریقہ کار

ایک فیکٹری (Liberty Mills Limited, SITE Industrial Area, Karachi) کے ساتھ گئے ہوئے تاپک پانی کو ریساینکل کرنے والی ایک کمپنی (Abamet Environmental Technologies) کا باقاعدہ مشاہدہ کیا گیا اور اس کے انجینئرنگ منصوص صاحب سے تفصیلی لفظی ہوئی، جس کے نتیجہ میں جو معلومات موصول ہوئیں ان کا حاصل یہ ہے:

فیکٹری میں پاپک پانی (Process wastewater from Urinator, Wastewater from Urinator) میں تاپک پانی (Sewage, Washbasin, Shower) کا تابع تقریباً دو فیصد (2%) یا اس سے کم ہوتا ہے، جبکہ بقیہ اخنانوے فیصد (98%) پانی پاپک ہوتا ہے، کیونکہ تقریباً اخنانوے فیصد (98%) پانی فیکٹری میں استعمال ہو کر مختلف مراحل سے گزر کر آ رہا ہے، اگرچہ اس کا رنگ وغیرہ تبدیل ہو چکا ہوتا ہے، لیکن عموماً شری نقطرہ نظر سے یہ پانی پاپک ہوتا ہے۔ اور بقیہ دو فیصد (2%) پاپک ہوتا ہے، اس تمام پانی کے مجموعے کو پاپک اور صاف کرنے کے لیے درج ذیل مراحل سے گزار جاتا ہے:

#### مرحلہ نمبر ۱: Preliminary Treatment

اس مرحلے میں دونوں قسم کے پانیوں کا مجموعہ ایک جالی سے گزرتا ہے جس کی وجہ سے پانی میں موجود بڑی اشیاء جیسے کاغذ، لکڑی، پپڑوں اور پلاسٹک وغیرہ کے مکڑے نکل جاتے ہیں۔

#### مرحلہ نمبر ۲: Chemical Treatment

اس مرحلہ میں پانی میں مختلف قسم کے کیمیکلز ڈالے جاتے ہیں، تاکہ پانی میں پھیلی ہوئی آلودگی کو ختم کیا جاسکے۔ اس مرحلہ میں پانی کی رنگت قدرے صاف ہو جاتی ہے۔

In this Chemical Treatment, Various Chemicals (Coagulants – Alum, Lime,  $\text{FeCl}_3/\text{Fe}^2\text{SO}_4$  and Anionic Polymers) are added/dosed in the wastewater to remove chemically separable pollution/impurities by





precipitation. This step may also remove / reduce color from the wastewater.

### مرحلہ نمبر ۳: Primary Clarification

یہاں پانی کیچھوٹے تالاب میں جمع ہو کر بڑے تالاب میں جاتا ہے، اس مرحلہ میں پانی میں موجود باریک اشیاء اور ذرات نیچے نہ جاتے ہیں اور تقریباً تیس سے سانچھے فصل کے آکوڈگی ختم ہو جاتی ہے۔

The chemically precipitated flocs are then come into this Primary Claficiation Tank where heavier precipitates/particals settle down and are removed from the wastewater and at this stage pollution/impurities removal is achieved approximately between 30% - 60%.

### مرحلہ نمبر ۴: Biological Treatment

یہاں پانی لیکر بڑے تالاب میں جمع ہوتا ہے، اس تالاب کی پیمائش ایک بڑے حوض (جس کی مقدار چالیس ہاتھہ مرلیخ یعنی مجموعی مقدار ۶۰۰ میٹر ہو) سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ اس مرحلے میں پانی میں بہت کچھوٹے کیڑے (Bugs/Bacteria) ڈالے جاتے ہیں، جو پانی میں موجود آکوڈگی کو ختم (Decompose) کرتے ہیں۔

The wastewater from Chemical Sedimentation/Primary Clarification is received into Biological Aeration Tank. In this Aeration Tank, Biomass (bacetia) are grown which decompose/breakdown the remaining pollution by fermentation and other biological activities.

### مرحلہ نمبر ۵: Secondary Clarification

یہاں یہ بیکھیریا نیچے بیٹھ جاتے ہیں، ان میں سے ستر فصل بیکھیریا کو واپس پھٹلے بڑے تالاب میں جمع دیا جاتا ہے اور بقیہ تیس فصل کو ختم کرنے کے لئے "Sludge Treatment Plant" میں جمع دیا جاتا ہے۔

The Biomass or Biological Sludge is then settles down in this step Seconary Clarifier and a certain percentage is send back to the Aeration Tank for keeping the Biomass concentration in the Aeration Tank and remaining/excess Biomass is removed by pumps and sent to the Sludge



Holding Tank where the sludge is compressed by dewatering machine for easily disposal to disposal facility.

#### مرحلہ نمبر ۶: Disinfection

اس مرحلے تک بعض کیڑے (بیکٹیریا) جو پانی میں باقی رکھ جاتے ہیں ان کو کمیکل کے ذریعے ختم کیا جاتا ہے۔ یہاں پہنچ کر اپنے سے نجاست کا اثر تقریباً ختم ہو جاتا ہے اور پانی کے دو صفت بودا رذائقہ قدرتی پانی کی طرح ہو جاتے ہیں، البتہ پانی کی رنگت میں کچھ مبتلا پذیر باقی ہوتا ہے۔

Disinfection is an Optional Step, by opting this step, the bacteria or other living organisms are killed and the treated wastewater is almost free from any bacteria/living organisms.

#### مرحلہ نمبر ۷: Return Water to Waterways

اس مرحلہ میں پانی بالکل صاف ہو چکا ہوتا ہے اور یہ پانی دیکھنے میں قدرتی پانی کی طرح ہوتا ہے، البتہ اس پانی کو پینے کے لیے استعمال نہیں کیا جاسکتا، پینے کے قابل بنانے کے لیے اس کو مزید مراحل سے گزارنا پڑتا ہے اور اس میں "منرال" minerals والے جاتے ہیں، تاکہ یہ پانی غذائیت کے اعتبار سے بھی قدرتی پانی کی طرح ہو جائے، یہ کمکہ ریساگل شدہ پانی میں غذائیت تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔

Till this step the treated wastewater is so far clean for Disposal to Environment/Municipal Drain. This water is suitable for Floor Washing, Gardening or some other purpose. But for Recycling/Reuse in Process, further treatment is required which is called Recycling Plant which consists of Filtration+Ultrafiltration+Reverse Osmosis Plant. After this Recycling Stage the Color, Taste, Odor all are same as of Drinking Water/Mineral Water and the water is suitable for Process/Recycling and drinking (by adding some minerals in it).

واضح رہے کہ پلانٹ کے مشاہد کے نتیجہ میں یہ بات بھی سامنے آئی کہ مذکورہ تمام مراحل میں پانی مسلسل ایک چند سے درستی چکر کی طرف رواں اور جاری رہتا ہے اور ہر مرحلہ میں کیے جانے والے کمیابی عمل سے گزنتے کے بعد اگلے مرحلہ میں جاری ہوتا ہے، یہاں تک کہ جب آخری مرحلہ میں پہنچتا ہے تو قدرتی پانی کی سی شکل اختیار کر چکا ہوتا ہے، اور پانی میں نجاست کا کوئی اثر ظاہر ہوتا ہے۔





شہیں ہوتے، یہاں تک کہ ریسا نیکل شدہ پانی اور قدرتی پانی دونوں رنگ، بُو اور ذائقہ کے اعتبار سے ایک جیسے معلوم ہوتے ہیں، شکل کاغذات میں تصاویر ملاحظہ فرمائیں۔

## 2- مذاہب اربعہ کی روشنی میں ناپاک پانی کی تغیر کا طریقہ

پانی میں اصل طہارت ہے۔ نجاست اس کو عارض ہوتی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا: (الاء ظہور، لا يتجسم شئی) یعنی پانی پاک ہے، اس کو کوئی شئی ناپاک نہیں کر سکتی۔ (۱) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پانی کی اصل صفت پاکی ہے، البتہ بعض اوقات اس کو نجاست عارض ہو جاتی ہے، اس نجاست کے اثر کو دور کرنے کے بعد پانی کی صفت اصلیہ وہ بارہ داہیں لوٹ آتی ہے اور پانی پاک ہو جاتا ہے، چنانچہ علامہ عبدالرحمن بن قدادی رحمہ اللہ بالکیہ کے مشہور متن "دار شاد السالک" (۸/۱) میں فرماتے ہیں:

وإذا مات بري ذونفس سائلة في بئر، فإن تغير وجب نزحه حتى يزول التغير، فإن زال بنفسه فالظاهر عوده إلى أصله.

ترجمہ: جب کنویں میں خشکی میں رہنے والا کوئی ذی روح جس میں بہنے والا بخون ہو، مر جائے۔ تو اگر (پانی) تبدیل ہو جائے تو اس تغیر شدہ پانی کو نکال دیا جائے یہاں تک کہ تغیر ختم ہو جائے۔ اگر یہ تغیر خود بخود ختم ہو جائے تو ظاہر یہ ہے کہ پانی اپنی اصلی حالت (طہارت) کی طرف لوٹ آئے گا۔

اس لئے مذاہب اربعہ کے فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے پانی کے ناپاک ہونے کی جو علت بیان فرمائی ہے وہ اس میں کسی بھی چیز کا ملنا ہے، اسی لیے تقریباً چاروں مذاہب کے فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا اس پر اتفاق ہے کہ پانی بخس نہیں ہوتا، بلکہ تختیس ہوتا ہے، یعنی اس کی نجاست ذاتی نہیں ہوتی، بلکہ نجاست کی وجہ سے یہ ناپاک ہوتا ہے، لہذا اگر ایسے پانی سے نجاست کا اثر ختم کر دیا جائے، جس کا معیار فقہائے کرام رحمہم اللہ تعالیٰ نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ اس کا رنگ، بُو اور ذائقہ پاک پانی کی طرح ہو جائے تو پانی پاک ہو جائے گا۔

باتی جہاں تک ناپاک پانی کو پاک کرنے کے طریقہ کا تعلق ہے تو مذاہب اربعہ کی روشنی میں اس کی تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

مذہبِ ختنی:

(۱) سنن أبي داود (رقم الحديث: ۶۶) بتحقيق شعيب الأرناؤوط، دار الرسالة العالمية.





حقیقی کے نزدیک پانی کی تین قسمیں ہیں:

اول: پہلی قسم یہ کہ پانی تکمیل ہو، جس کی حد فہرائے حقیقی رحمہم اللہ کے راجح قول کے مطابق یہ ہے کہ اس کی مقدار بڑے حوض (جس کی بیانکش چالیس مریع ہاتھ یعنی جس کا مجموعی رقبہ ۲۲۵ فٹ = ۲۰۹ میٹر ہو، بحوالہ الحسن الفتاوی ج: ۲ ص: ۲۵) میں موجود پانی کی مقدار سے کم ہو۔ اس پانی کا حکم یہ ہے کہ اس کے ناپاک ہونے کے لیے نجاست کا اثر ظاہر ہونا ضروری نہیں، بلکہ نجاست کے وقوع کا یقین ہونا کافی ہے۔

دوم: دوسری قسم یہ کہ پانی کثیر ہو، یعنی اس کی مقدار بڑے حوض (جس کا مجموعی رقبہ ۲۲۵ فٹ ہو) میں موجود پانی کی مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔ ایسے پانی کا ناپاک ہونا نجاست کا اثر ظاہر ہونے پر موقوف ہے، لہذا جب تک پانی میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو، یعنی پانی کے اوصاف غلائلہ (رنگ، بو اور ذائقہ) میں کوئی وصف نہ بدلتے اس وقت تک پانی پاک شمار ہو گا۔

الفتاوی الہندیہ (18/1) دار الفکر، بیروت:

وعن أبي يوسف رحمه الله أن الغدير العظيم كالجاري لا يتعجن إلا بالتغير من غير فصل هكذا في فتح القدير.

سوم: تیسراً قسم یہ کہ پانی جاری ہو، خواہ وہ تکمیل ہو یا کثیر۔ پانی کے جاری ہونے کی حد میں فہرائے کرامہ رحمہم اللہ کا اختلاف ہے، بعض حضرات نے فرمایا جو پانی بھوسہ اور پتوں وغیرہ کو بہا کر لے جائے وہ جاری ہے، جبکہ راجح قول یہ ہے کہ جس پانی کو لوگ جاری ہونا سمجھیں اس پر جاری ہونے کا حکم گے گا۔ اس کا حکم بھی کثیر پانی کی طرح ہے، یعنی جب تک اوصاف غلائلہ (رنگ، بو اور ذائقہ) میں کوئی وصف نہ بدلتے اس وقت پاک سمجھا جائے گا، اگرچہ وہ پانی تکمیل ہی ہو، چنانچہ عبارات ملاحظہ فرمائیں:

الفتاوی الہندیہ (16/1) دار الفکر، بیروت:

الأول: الماء الجاري وهو ما يذهب ببنبه كذا في الكنز والخلافة وهذا هو الحال الذي ليس في دركه حرج هكذا في شرح الوقاية وقيل ما يعده الناس جاريا وهو الأصح كذا في الشين وفي الصاب والغنو في الماء الجاري انه لا يتعجن ما لم يتغير طعمه أو لونه أو ريحه من التجasse كذا في المضمرات.

بدائع الصنائع (87/1)، دار الكتاب العربي، بیروت:

ومنها تطهير الحوض الصغير إذا نجس واختلف المشايخ فيه ..... قال الفقيه أبو جعفر الهندواني إذا دخل فيه الماء الظاهر وخرج بعضه بحكم بظاهرته بعد أن لا تنتهي فيه التجasse لأن الماء جاري ولم يستيقن ببقاء النجس فيه وبهأخذ الفقيه أبو الليث.





المحيط البرهانى للإمام برهان الدين ابن مازة (98/1)

في الحوض الصغير إن كان يدخل فيه الماء من جانب ويخرج من جانب يكون هكذا لأن هذا ماء جار، والماء الجاري يجوز التوضؤ به وعليه الفتوح.

کے تجھیں

باقی جاری پانی کے پاک ہونے کی کئی وجوہ ہیں: ایک یہ کہ احادیث مبارکہ میں جاری پانی ہنس نجاست موجود ہونے کے باوجود اس کو پاک کہا گیا ہے، چنانچہ ہیر بصناعة (جس میں ناپاک کپڑے اور دیگر نجس چیزیں بھی ذاتی جاتی تھیں) کے پانی کے بارے میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز نجس نہیں کر سکتی۔<sup>2</sup> دوسری وجہ یہ کہ جاری پانی میں ایک جگہ نجاست نہیں، بلکہ پانی کے ساتھ بھتی چلی جاتی ہے، لہذا جب ایک جگہ نجاست گرے گی تو وہ فوراً وہاں سے بہہ کر دوسری جگہ چلی جائے گی، چنانچہ صاحبہدایہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الهدایۃ شرح البدایۃ (36/1)، مکتبۃ رحمانیۃ، لاہور:

والماء الجاري إذا وقعت فيه نجاست جاز الوضوء منه إذا لم ير لها أثر لا ينعقد مع جريان الماء والأثر هو الرائحة أو الطعم أو اللون والجاري مالا ينكر استعماله.

قال الشيخ اللکھنوی تحت هذه العبارة: أي إذا سال الماء منها إلى الیہر فإذا أخذه ثانیا لا يكون فيه شيء من الماء الأول.

تمسکی وجہ یہ کہ چونکہ جاری پانی میں نجاست کو ایک جگہ قرار نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے کسی بھی جگہ کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جاسکتا کہ یہاں نجاست موجود ہے، اس لیے ہر جگہ نجاست کی موجودگی میں شک پیدا ہو جاتا ہے اور شک کی وجہ سے پانی پر ناپاکی کا حکم نہیں لگتا۔ چنانچہ علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حاشیۃ ابن عابدین (195/1) ایج ایم سعید:

(قوله: المختار طهارة المتنجس بمجرد جريانه) أي بأن يدخل من جانب ويخرج من آخر حال دخوله وإن قل الخارج، بحر۔ قال ابن الشحنة لأنه صار جاري حقيقة وخروج بعضه وقع الشك في بقاء النجاست فلا تبقى مع الشك اهـ

ذکورہ بالآتینوں قسم کا پانی جب ناپاک ہو جائے تو اسی کو پاک کرنے میں درج ذیل تفصیل ہے:

1- قمیل پانی کو پاک کرنے کا طریقہ:

ماء قلیل یعنی وہ پانی جس کی مقدار بڑے حوض میں موجود پانی کی مقدار سے کم ہو، اس کو پاک کرنے کے تین طریقے ہیں:

<sup>2</sup> اس حدیث کا حوالہ چیچے صفو ثہر ہے گز روپ کا ہے۔





اول: ناپاک پانی میں پاک پانی ڈال کر اس کو جاری کر دیا جائے تو پاک ہو جائے گا اور اس کی دو وجہیں بیان کی گئی ہیں: ایک یہ کہ وہ پانی جاری ہو گیا۔ دوسری یہ کہ پاک پانی کی مادوٹ ہونے کی وجہ سے شک پیدا ہو گیا کہ کون سے حصے میں نجاست موجود ہے؟ دوم: ناپاک پانی میں پاک پانی کا اس قدر اضافہ کر دیا جائے کہ پانی کی مقدار بڑے حوض کے بقدر ہو جائے، اس کے پاک ہونے کی وجہ بھی اور اصل یہی ہے کہ یہ کثیر ہونے کی وجہ سے جاری پانی کی طرح ہو گیا۔

سوم: ناپاک پانی زمین میں جذب ہو کر دوسری جگہ سے نکل آئے اور اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو۔

### 2- کثیر پانی کو پاک کرنے کا طریقہ:

ماں کثیر یعنی وہ پانی جس کی مقدار بڑے حوض کے برابر یا اس سے زیادہ ہو اس میں نجاست ملنے کی وجہ سے پانی کا کوئی وصف تبدیل ہو جائے تو اس کی تطہیر کے دو طریقے ہیں:

اول: ناپاک پانی زمین میں جذب ہو کر دوسری جگہ سے نکل آئے اور اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو۔

دوم: ناپاک پانی میں پاک پانی کا اس قدر اضافہ کر دیا جائے کہ ناپاک پانی کارنگ، بُواور ذائقہ تبدیل ہو کر پاک پانی کی طریقہ ہو جائے تو نجاست کی وجہ سے واقع شدہ تبدیلی کے زائل ہونے کی بناء پر پانی پاک شمار ہو گا، چنانچہ "الحیط البرہانی" کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

**المحيط البرهان للإمام برهان الدين ابن مازة (83/1)**

ولا يحکم بتجسسه لوقوع النجاست فيه ما لم يتغير طعمه أو لونه أو ريحه، وبعد ما تغير أحد هذه الأوصاف وحکم بتجسسته لا يحکم بظهوره ما لم يزيل ذلك التغير بأن يزاد عليه ماء ظاهر حتى يزيل ذلك التغير، وهذا لأن إزالة عين النجاست عن الماء غير ممكن، فيقام زوال ذلك التغير الذي حكم بالنجاست لأجله مقام زوال عين النجاست.

مزید عبارات حوالہ جات (اتاہ) میں ملاحظہ فرمائیں۔

### 3- جاری پانی کو پاک کرنے کا طریقہ:

ایسا پانی جو جاری ہو، خواہ وہ تکمیل ہو یا کثیر۔ اس کو پاک کرنے بھی وہی دو طریقے ہیں جو کثیر پانی کو پاک کرنے کی بحث میں گز بچھے جیں۔

ذکورہ بالاطریقوں پر غور کرنے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جاری پانی اور کثیر پانی کے پاک ہونے کا درود مدار فقہائے احتجاج رحمہم اللہ کے ہاں اثر نجاست یعنی اس تغیر کے زائل کرنے پر ہے جو اس میں نجاست ملنے سے پیدا ہوا ہو، چنانچہ اسی صورت میں پانی میں نجاست کا جو ہر باتی ہونے کے باوجود لوگوں کی سہولت اور دفعہ حرج کے پیش نظر اسے شرعاً پاک شمار کر لیا گیا ہے، جیسا کہ "الحیط البرہانی" کی درج ذیل عبارت میں موجود ہے:





**المحيط البرهانى للإمام برهان الدين ابن مازة (90/1):**

يجب أن يعلم أن الماء الراكد إذا كان كثيراً فهو متنزلة الماء الجاري لا يتجمس جميعه بوقوع العجasseة في طرف منه إلا أن يغير لونه أو طعمه أو ريحه. على هذا اتفق العلماء وبه أخذ عامة المشايخ ----- الماء النجس يظهر بالاختلاط بالماء الظاهر، إلا ترى أن الماء الراكد في النهر إذا تجمس فنزل من أعلىه ماء ظاهر وأجرأه وسيلة فلا يظهر، وإنما يظهر بالاختلاط بالماء الظاهر، وبورود الماء الظاهر عليه فكذا هنا ما بقي من الماء ظاهرًا وارداً على ما تجمس توسيعة الأمر على الناس.

البته قليل پانی کو پاک کرنے کے مذکورہ طریقوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے پانی کے پاک ہونے کے لیے اس کا جاری ہونا یا جاری پانی کے حکم میں ہونا ضروری ہے، لیکن فقہائے کرام رحمہم اللہ کی عبارات میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں بھی اصل علت جاری ہونا نہیں، کیونکہ فقہائے کرام رحمہم اللہ کی تصریح کے مطابق صرف ناپاک پانی کا جاری ہونا اس کے پاک ہونے کی علت نہیں، بلکہ ناپاک اور پاک دونوں کے مجموعہ کے جاری ہونے سے ضرورت کی بناء پر پاک ہونے کا حکم لگایا گیا ہے، ورنہ اگر صرف ناپاک پانی کو بہادیا جائے تو حنفیہ میں سے کسی بھی فقیہ کے نزدیک پانی پاک نہیں ہوتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسے پانی کے حوالے سے بھی صرف جاری ہونے کو علت تطہیر نہیں قرار دیا جاسکتا، بلکہ اصل علت نجاست کے اثر کا زائل ہونا ہے۔

اس کی تائید اس بات سے بھی ہوتی ہے کہ حنفیہ کی کتب میں پانی کے علاوہ و مگر مائع حیزوں کے حوالے سے بعض نظراء ایسی ملتی ہیں جن میں قليل و کثیر کا فرق کیے بغیر مطلقاً نجاست کا اثر ختم کر دینے کو پاکی کا حکم لگانے کے لیے کافی قرار دیا گیا، چنانچہ نظراء ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ اگر دودھ یا شہد میں کوئی ناپاک چیز گرجائے تو اس میں تین مرتبہ دودھ یا شہد کی مقدار کے برابر پانی ڈال کر اس طرح جوش دیا جائے کہ صرف اصل دودھ یا شہد کی مقدار باقی رہ جائے تو دوپاک ہو جائے گا۔

۲۔ اگر مائع گھی میں چہہا گرجائے اور مر جائے تو اسے کسی ایسے برتن میں ڈال کر گھی کو پانی سے الگ کیا جاسکتا ہو تو تین مرتبہ یہ عمل دہرانے سے گھی پاک ہو جائے گا اور فقہائے کرام رحمہم اللہ نے لکھا ہے: "وَهَذَا الآن تطهير السمن بالماء ممكن"۔ یعنی گھی کی پاکی بغیر کسی اور مزيل نجاست کے صرف پانی کے ذریعے ممکن ہے۔ اور یہی مفہوم ہے قول ہے، (دیکھیے عمارت: 17 تا 19)

ذکورہ بالانظراء میں یہ بات مشترک ہے کہ ناپاک گھی، دودھ اور شہد سے صرف ناپاک کا اثر ختم کیا گیا ہے اور اسی بنیاد پر اس کو پاک کہا گیا ہے۔





مذکورہ بالابحث و دلائل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اگر ناپاک پانی سے کسی کیمیائی عمل کے ذریعہ ناپاک اجزاء کا اثر ختم کر دیا جائے، جیسے ریساۓ ٹکنگ کا عمل ہوتا ہے اور اس کارنگ، یو اور ذائقہ قدرتی پانی کی طرح ہو جائے تو پروردت اور لوگوں کی سہولت کی بناء پر اس کو بھی پاک شمار کرنے کی گنجائش ہونی چاہیے۔ باقی حقیقتی کام کی عبارات میں بالخصوص پانی سے متعلق نجاست کا اثر زائل کرنے کے باوجود پاکی کا حکم نہ لگانے کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس زمانے میں ایسے طریقے موجود نہیں تھے کہ جن کے ذریعے نجاست کا اثر مکمل طور پر دور کیا جاسکتا ہو۔

### مہبِ مکی:

فقہائے مالکیہ رحمہم اللہ کے نزدیک بھی پانی کی تطہیر کا یہی طریقہ ہے۔ البتہ ان کی کتب میں پانی کے کم یا زیادہ ہونے کی تفصیل مذکور نہیں، کیونکہ ان کے نزدیک جب تک پانی کے اوصاف میں سے کوئی وصف نہ بد لے پانی پاک رہتا ہے، خواہ پانی کم ہو یا زیادہ۔ (دیکھیے عبادت: 5، 6) نیز مالکیہ کی بعض کتب میں ایک تیرا طریقہ یہ بھی ملتا ہے کہ ناپاک پانی میں خشک یا گلی مٹی ڈالنے سے اگر تغیر زائل ہو جائے تو بھی پانی پاک ہو جائے گا، جیسا کہ ”حاشیۃ الدسوی علی الشرح الکبیر“ (۱/۱۷۳) میں مذکور ہے:

فَإِنْهُ إِذَا حَلَّ فِيهِ نَجَاسَةٌ وَغَيْرَهُ يُمْكَنُ تَطْهِيرُهُ بِصَبَبِ مَاءٍ مُطْلَقٍ عَلَيْهِ قَلِيلٌ أَوْ كَثِيرٌ حَتَّى يَزُولَ التَّغْيِيرُ أَوْ

بِصَبَبِ تَرَابٍ أَوْ طِينٍ فِيهِ حَتَّى يَزُولَ التَّغْيِيرُ.

ترجمہ: جب پانی میں نجاست واقع ہو جائے اور اس کے اوصاف کو تبدیل کر دے تو اس کو پاک پانی (کم یا زیادہ) ڈالنے یا خشک یا گلی مٹی ڈالنے کے ذریعہ پاک کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ پانی میں واقع شدہ تبدیلی زائل ہو جائے۔

البتہ مٹی کے ذریعہ پانی کو پاک کرنے میں فقہائے مالکیہ کا اختلاف ہے، بعض نے احسان کی بنیاد پر پاکی کا حکم لگایا، جبکہ دیگر بعض حضرات نے ناپاک رہنے کو راجح قرار دیا ہے، بعض حضرات نے فرمایا کہ اگر مٹی کارنگ، یو اور ذائقہ پانی میں ظاہر ہو تو پاک، ورنہ دونوں وجہ کا احتمال ہو گا اور اس صورت میں بعض نے استصحاب حال کی بناء پر ناپاکی کا قول اختیار کیا ہے، عبارت ملاحظہ فرمائیں:

مواهب الجليل لشرح مختصر الخلیل (118/1):

أَنَّ الْمَاءَ إِذَا تَغَيَّرَ بِالنَّجَاسَةِ ثُمَّ زَالَ تَغَيَّرُهُ فَلَا يَخْلُو إِمَّا أَنْ يَكُونَ بِمُكَاثِرَةِ مَاءٍ مُطْلَقٍ خَالِطَهُ أَمْ لَا  
فَالْأُولُ طَهُورٌ بِالْتَّفَاقِ ..... وَأَمَّا إِنْ زَالَ تَغَيَّرُهُ بِالْقَاءِ تَرَابٍ فِيهِ أَوْ طِينٍ فَقَالَ فِي الطَّرَازِ إِنْ





لَمْ يُظَهِرْ فِيهِ لُونُ الطِينِ وَلَا رِيحَهُ وَلَا طَعْمَهُ وَجَبَ أَنْ يُظَهِرَ لِزَوَالِ التَّغْيِيرِ وَإِنْ ظَهَرَ أَحَدٌ مِّنْ صَافِ الْمَلْقَى  
فَالْأَمْرُ مُخْتَمِلٌ وَلَمْ يَجْزُمْ فِيهِ بِشَيْءٍ قَالَ أَبْنُ الْإِمَامِ وَالْأَظْهَرُ النِّجَاسَةُ عَمَلاً بِالْإِسْتَصْحَابِ.

بہر حال اگرچہ مذکورہ صورت میں اختلاف ہے، لیکن ضرورت کی بناء پر بعض حضرات کے قول پر عمل کرنے کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

### نمہب شافعی:

حضرات شافعی رحمہم اللہ کے نزویک پانی کی تین قسمیں ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

#### 1) دو قلوں کی مقدار سے زیادہ پانی:

اگر پانی دو قلے (ایسے ملنے جو پانچ، چھ میلیزدیں کے برابر ہوں، آج کے حساب سے ان کی مقدار تقریباً 204 لیٹر ہوتی ہے) ہو اور ان میں نجاست کی وجہ سے تغیر پیدا ہو جائے تو اس کی پاکی کے درج ذیل چار طریقے ہیں:

اول: ناپاک پانی میں پاک پانی ڈال کر اس کا تغیر ختم کر دیا جائے۔

دوم: پانی کو اپنی حالت پر چھوڑا جائے، یہاں تک کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا تغیر خود مکروہ رکھا کیل ہو جائے۔

سوم: نجاست گرنے کی جگہ سے اتنا پانی باہر نکال دیا جائے کہ جس سے تغیر رکھا کیل ہو جائے اور بقیہ پانی دو قلوں کی مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہو۔

چہارم: پانی میں مٹی یا چونا ڈال کر اس کے تغیر کو ختم کر دیا جائے۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

#### المجموع شرح المذهب (132/1):

إذا زال تغير الماء النجس وهو أكثر من فلتين نظر ان زال باضافة ماء آخر إليه ظهر بلا خلاف سواء كان الماء المصاف ظاهر أو نجسًا قليلاً أو كثيراً أو سواء جصب الماء عليه أو نبع عليه وإن زال بنفسه أي بأن لم يحدث فيه شيئاً بل زال تغيره بطلع الشمس أو الريح أو مرور الزمان ظهر أيضاً على المذهب وبه قطع الجمهور.

چوتھے طریقہ میں اگرچہ فقہائے شافعی رحمہم اللہ کے دو قول ہیں اور دونوں کو صحیح کہا گیا ہے، جیسا کہ "المجموع شرح المذهب" میں مذکور ہے، لیکن علامہ شیرازی رحمہ اللہ (المتومنی: 476ھ) نے "المذهب" میں "حرملہ" (یہ مشہور حدث اور فقیہ امام ابو عبداللہ حرملہ بن حمی، المتنی: 244ھ) کی کتاب ہے، اس میں امام شافعی رحمہ اللہ کے اقوال فقہیہ اور ان کا مذهب ذکر کیا گیا ہے، مصنف کے نام کی وجہ سے کتاب کا نام حرملہ رکھا گیا ہے) کے حوالہ سے پاک ہونے کو صحیح کہا ہے، لہذا ضرورت کے پیش نظر اس قول پر عمل کرنے کی گنجائش ہے، عبارت ملاحظہ فرمائیں:



للهدب (1/6) للشیرازی (المتوفی: 476ھ)

فصل في كيفية تطهير الماء النجس إذا أراد تطهير الماء النجس نظرت فإن كانت نجاسته بالتغيير وهو أكثر من قلتين طهر بـأن يزول التغير بنفسه أو بـأن يضاف إليه ماء آخر أو بـأن يؤخذ بعضه لأن النجاست بالتغيير وقد زال وإن طرح فيه تراب أو جص فـإن التغير فيه قوله قال في الأم لا يظهر كما لا يظهر إذا طرح فيه كافور أو مisk فـإن التغير رائحة النجاست وقال في حرمـلة يطهر وهو الأصح لأن التغير قد زال فـصار كما لو زال بنفسه أو ماء آخر.

(2) دو قلوں کی مقدار کے برابر پانی:

اگر نپاک پانی دو قلوں (204 لیتر) کی مقدار کے برابر ہو تو شافعیہ رحمہم اللہ کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا طریقوں سے یہ پانی بھی پاک ہو جائے گا۔ البتہ پانی کا لئے کی صورت میں پانی پاک نہیں ہو گا، کیونکہ بقیہ پانی دو قلوں سے آنچ جائے گا، عبارت ملاحظہ فرمائیں:

المجموع شرح المهدب (135/1):

(وان كان قلتين طهر بـجميع ما ذكرناه الا بـأخذ بعضه فإنه لا يطهر لـانه ينقص عن قلتين وفيه نجاسته)

یہ عبارت دراصل علامہ شیرازی رحمہم اللہ نے "المذب" میں ذکر فرمائی ہے، اسی کو علامہ نووی رحمہم اللہ نے نقش کیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ ان دونوں کا حضرات یہی موقف ہے۔

(3) دو قلوں کی مقدار سے کم پانی:

اگر پانی دو قلوں سے کم ہو تو اس کو پاک کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس میں پانی کا اضافہ کیا جائے، پھر اس میں دو قول ہیں: ایک یہ کہ استاپانی ملایا جائے کہ مجموعی مقدار دو قلوں کی حد تک پہنچ جائے، اس صورت میں بالاتفاق پانی پاک ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ پانی کی مجموعی مقدار دو قلوں کی حد تک نہ پہنچے، اس میں شافعیہ کے دو قول ہیں، علامہ شیرازی اور نووی رحمہم اللہ نے پانی کے پاک ہونے کو اصح قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ ذکر فرمائی ہے کہ جب پانی نجس پانی میں زال جائے گا تو پانی خود بخود پاک ہو جائے گا، جیسا کہ نجس کپڑے پر پانی بہانے سے کپڑا ہو جاتا ہے۔ دیکھیے عبارات:

المجموع شرح المهدب (135/1):

(وان كانت نجاسته بالقلة يـان يكون دون القلتين طهـرـيـان يـضاف إـلـيـه مـاء حتى يـبلغ قـلـتين وـيـطـهـر بالـمـكـاثـرـةـ  
وان لم يـبلغ قـلـتين كـالـأـرـضـ النـجـسـ إـذـا طـرـحـ عـلـيـهـ مـاءـ حتـىـ غـمـ النـجـاسـةـ: وـمـنـ اـصـحـابـنـاـ مـنـ قـالـ لاـ يـطـهـرـ لـانـهـ  
دونـ القـلـتـينـ وـفـيـهـ نـجـاسـةـ: وـالـأـوـلـ أـصـحـ: لـانـ المـاءـ أـنـاـ يـنـجـسـ بـالـنـجـاسـةـ إـذـا وـرـدـ عـلـيـهـ: وـهـنـاـ وـرـدـ المـاءـ عـلـيـ  
الـنـجـاسـةـ فـلـمـ يـنـجـسـ: إـذـ لـوـ نـجـسـ لـمـ يـطـهـرـ الـنـوـبـ إـذـا صـبـ عـلـيـهـ المـاءـ)





### المهذب (1/6)

وإن كانت نجاسته بالقلة بان يكون دون القلتين ظهر بان يضاف اليه ماء آخر حتى يبلغ قلتين ويظهر بالحكاثة من غير أن يبلغ قلتين كالأرض النعسة إذا طرح عليها ماء حتى غمر النجاست ومن أصحابنا من قال لا يظهر لأنه دون القلتين وفيه نجاست والأول أصح.

**مذهب حنبلی:**

حضرات حنابلہ رحمہم اللہ کے نزدیک بھی شافعیہ کی طرح پانی کی مذکورہ بالاتین قسمیں ہیں، البتہ پاک کرنے کی ترتیب میں کچھ فرق ہے، وہ یہ کہ فقہائے حنابلہ رحمہم اللہ نے تینوں قسموں۔ میں سے ہر قسم کے نجس پانی کی دو صورتیں بیان کی ہیں: اول یہ کہ نجاست کی وجہ سے پانی متغیر ہو چکا ہو، یعنی اس کارنگ، بو اور ذائقہ میں سے کوئی وصف بدل چکا ہو۔ دوسرا یہ کہ پانی متغیر نہ ہوا ہو، بلکہ اپنی حالت پر ہو۔ باقی ان کو پاک کرنے میں درج ذیل تفصیل ہے:

#### 1. دو قلوں کی مقدار سے کم پانی:

اگر پانی کی مقدار دو قلوں (204 لیٹر) سے کم ہو تو اس کو پاک کرنے کے درج ذیل دو طریقے ہیں:

اول: اگر پانی میں تغیر آچکا ہو تو پاک پانی کے دو قلمانے جائیں۔

ثانی: اگر پانی متغیر ہو تو صرف پاک پانی ملانے سے نجس پانی پاک شدہ ہو گا، اگرچہ اس کی مقدار دو قلوں سے کم ہو۔

#### 2. دو قلوں کی مقدار کے برابر پانی:

اگر پانی کی مقدار دو قلوں کے برابر ہو تو اس کی دو صورتیں ہوں گی، ایک یہ کہ نجاست کی وجہ سے پانی متغیر نہ ہوا ہو، اس صورت میں پاک کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ اس میں پاک پانی کا اضافہ کر دیا جائے۔ دوسری صورت یہ کہ پانی متغیر ہو چکا ہو تو اس کو پاک کرنے کے دو طریقے ہیں:

اول: اس میں پاک پانی اتنی مقدار میں ملا دیا جائے کہ پانی کا تغیر زائل ہو جائے۔

ثانی: پانی کو لپٹنی حالت پر چھوڑ جائے، پہاں تکم کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا تغیر خود مخوذ زائل ہو جائے۔

#### 3. دو قلوں کی مقدار سے زیادہ پانی:

اگر پانی کی مقدار دو قلوں سے زیادہ ہو تو اس کو پاک کرنے کے بھی دو طریقے ہیں جو نمبر ۲ میں گزر چکے ہیں، البتہ اس میں ایک اور طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر پانی متغیر ہو چکا ہو تو نجاست گرنے کی جگہ سے اتنا پانی باہر نکال دیا جائے کہ جس سے تغیر زائل ہو جائے اور یقیناً پانی دو قلوں کی مقدار کے برابر یا اس سے زیادہ ہو، اسی طرح حنابلہ کی بعض کتب میں یہ بھی مذکور





ہے نہیں پانی میں مٹی یا کوئی اور مائع چیز ملا کر پانی کا تغیر زائل کرو دیا جائے تو اس میں دو قول ہیں: ایک یہ کہ پانی پاک ہو جائے گا۔  
وسرا یہ کہ پانی پاک نہیں ہو گا۔ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

### الكافی فی فقہ ابن حنبل (28/1)

وهو في ثلاثة أقسام: الأول: ما دون القلتين فتطهيره بالمكاثرة بقلتين طاهرتين إما أن ينبع فيه أو يصب عليه وسواء كان متغيراً فزال تغيره أو غير متغير فبقى بحاله. الثاني: قدر قلتين فتطهيره بالمكاثرة المذكورة أو بزوال تغيره بمكثه. الثالث: الزائد عن قلتين فتطهيره بهذين الأمرين أو ينزع بزيل تغيره ويبقى بعده قلتان ولا يعتبر صب الماء دفعه واحدة لأن ذلك يشق لكن يصبه على حسب ما أمكنه من المتابعة إما أن يجريه من ساقية أو يصبه دلواً فدلوا وإن كثثر بماء دون القلتين أو طرح فيه تراب أو غير ماء لم يظهره لأن ذلك لا يدفع النجاسة عن نفسه فلم يظهره الماء كما لو طرح فيه مisk ويخرج أن يظهره لأنه تغير الماء فأشبه ما لو زال بنفسه ولأن علة النجاسة في الماء الكثير التغير فإذا زالت زال حكمها كما لو زال تغير المغير بالطاهرات - فاما ما دون القلتين فلا يظهر بزوال التغير لأن العلة في المخالطة لا التغير.

المغني في فقه الإمام أحمد بن حنبل الشيباني (56/1) لعبد الله بن قدامة:

فصل: في تطهير الماء النجس، وهو ثلاثة أقسام: أحداها ما دون القلتين، فتطهيره بالمكاثرة بقلتين طاهرتين، إما أن يصب فيه، أو ينبع فيه، فيزول بها تغيره إن كان متغيراً، وإن لم يكن متغيراً طهير بمجرد المكاثرة؛ لأن القلتين لا تتحمل الخبث، ولا تنجز إلا بالتغيير، ولذلك لو ورد عليها ماء نجس لم ينجزها ما لم تتغير به، فكذلك إذا كانت واردة، ومن ضرورة الحكم بظهورها طهارة ما احتلطا بها. القسم الثاني: أن يكون وفق القلتين، فلا يخلو من أن يكون غير متغير بالنجاسة، فيظهر بالمكاثرة المذكورة لغيره، الثاني أن يكون متغيراً فيظهر بأحد أمرين؛ بالمكاثرة المذكورة إذا أزال التغير، أو بتزكى حتى يزول تغيره بطول مكثه. القسم الثالث: الزائد عن القلتين، فله حالان، أحد هما، أن يكون نجساً بغير التغير، فلا طريق إلى تطهيره بغير المكاثرة، الثاني أن يكون متغيراً بالنجاسة، فتطهيره بأحد أمور ثلاثة؛ المكاثرة، أو بزوال تغيره بمكثه، أو أن ينزع منه ما يزول به التغير، ويبقى بعد ذلك قلتان فصاعداً.

تفصیل کے لیے حضرات شافعیہ اور حنابلہ کی مزید عبارات: (۱۲۸) ملاحظہ فرمائیں۔





### ماہِ ربیعہ کی عبارات کا خلاصہ:

پیچھے ذکر کردہ ماہِ ربیعہ کی عبارات سے درج ذیل امور معلوم ہوئے:

1. اگر ناپاک پانی زمین میں جذب ہو کر دسری جگہ سے صاف شفاف (جس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو) حالت میں نکل آئے تو اس کے پاک ہونے میں سب فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کا اتفاق ہے۔
  2. حنفیہ کے نزدیک ناپاک پانی میں پاک پانی کی ملاوبت کرنے کے بعد اگر اس کو جاری کر دیا جائے یا جاری پانی کے قائم مقام (کثیر پانی کے مقدار) ہو جائے تو پانی پاک ہو جائے گا، بشرطیکہ اس میں نجاست کا اثر ظاہر نہ ہو۔
  3. فقہائے مالکیہ کے نزدیک ناپاک پانی (کم ہو یا زیادہ) میں پاک پانی ملانے یا خشک یا گلی مٹی ڈالنے سے تغیر زائل ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا، البتہ مٹی کے ذریعے پاک ہونے میں مالکی فقہائے کرام کے درمیان اختلاف ہے۔
  4. فقہائے شافعیہ اور حنبلہ رحمہم اللہ کے نزدیک اگر پانی دوڑے ملکوں (204 لیٹر) کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو اس میں پاک پانی ملانے سے تغیر زائل ہو جانے یا خود بخود تغیر زائل ہو جانے یا مٹی یا چونا ڈال کر تغیر زائل کرنے سے وہ پاک ہو جائے گا، اور اگر پانی دو قلوں سے کم ہو تو صرف پاک پانی ملانے سے پانی پاک ہو گا، پھر اس کی دو صورتیں ہیں: ایک یہ کہ اتنا پانی ملایا جائے کہ مجموعی مقدار دو قلوں کی حد تک پہنچ جائے، اس صورت میں بالاتفاق پانی پاک ہو جائے گا۔ دوسرا یہ کہ پانی کی مجموعی مقدار دو قلوں کی حد تک نہ پہنچے، اس میں شافعیہ کے دو قول ہیں، علامہ شیرازی اور نووی رحمہم اللہ نے پانی کے پاک ہونے کو صحیح کہا ہے۔
  5. شافعیہ کی طرح فقہائے حنبلہ رحمہم اللہ کے نزدیک بھی اگر پانی دوڑے ملکوں (204 لیٹر) کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو اس میں پاک پانی ملانے سے تغیر زائل ہو جانے یا خود بخود تغیر زائل ہو جانے یا مٹی یا چونا ڈال کر تغیر زائل کرنے سے وہ پاک ہو جائے گا، اگرچہ چونا اور مٹی کے ذریعہ پاک کرنے کی صورت میں ان حضرات کے درمیان بھی ترجیح کا اختلاف ہے۔ اور اگر دوڑے ملکوں سے کم ہو تو اس صورت میں مٹی وغیرہ سے پانی پاک نہیں ہو گا، نیز پانی ملانے کی صورت میں اتنا پانی ملانا ضروری ہے کہ پانی کا مجموع دوڑے ملکوں کی مقدار تک پہنچ جائے۔
  6. اس پر سب فقہائے کرام کا اتفاق ہے کہ اگر قلیل ناپاک پانی میں پاک پانی کی اتنی مقدار ڈال دی جائے کہ وہ کثیر پانی (حنفیہ کے ہاں بڑے حوض کے برابر اور شافعیہ و حنبلہ کے نزدیک 204 لیٹر ہو) کے حکم میں آجائے تو وہ پانی ضرورت کی بناء پر پاک شمار ہو گا، اگرچہ اس میں ناپاکی کے اجزاء باقی ہوں گے۔
- ماہِ ربیعہ کی مذکورہ تفصیل اور اس کے خلاصے سے جو متأجّل نکلتے ہیں ان کا حاصل درج ذیل ہے:





1. ماء کثیر (علی الاختلاف فی تفسیر الکثیر) کو پاک کرنے کے سلسلے میں بالاتفاق اثرِ نجاست کو ختم کر دینا کافی ہے، ناپاکی کے ذرات، کو مکمل طور پر الگ کرنا ضروری نہیں۔
2. ماء قلیل میں پاک پانی ملا کر کثیر بنا لیئے کی صورت میں اگر اثرِ نجاست ختم ہو جائے تو بالاتفاق پانی کا حکم لگے گا۔
3. مانکیہ، شافعیہ اور حنبلہ کی بعض عبارات کے مطابق مٹی یا چوناڑا لئے سے اگر تغیر زائل ہو جائے تو پانی پاک ہو جاتا ہے، البته شافعیہ کے نزدیک قلیل پانی پاک نہیں ہو گا۔
4. قلیل و کثیر پانی میں فرق کیے بغیر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اگر پانی کا تغیر زائل ہو جائے تو شافعیہ و حنبلہ کے نزدیک وہ پاک ہو جاتا ہے۔

### سوالات کے جوابات

اس تمہید کے بعد سوالات کے جوابات بالترتیب ملاحظہ فرمائیں:

#### 1) انڈسٹری کا مستعمل پانی:

مذکورہ پانی سے اگر زہر اور ناپاکی کے اجزاء جدا کر لیے جائیں، یہاں تک کہ یہ پانی، قدرتی پانی کی طرح ہو جائے اور صحت کے لیے بھی مضر نہ ہو تو اس کو استعمال کرنا جائز ہے، باقی چونکہ یہ پانی بڑی مقدار میں ہے، اس لیے قلیل مقدار میں نجاست سے دہ ناپاک نہیں ہوتا، جیسا کہ تمہید نمبر (۲) میں تفصیل گزرو چکی ہے۔

#### 2) سیورج کا پانی:

ہماری معلومات کی حد تک آج کل جو کہنیاں انڈسٹری اور سیورج وغیرہ کا پانی صاف کرتی ہیں ان کے طریقہ کار میں پاک اور ناپاک پانی دونوں کی اکٹھنے صفائی (Recycling) کی جاتی ہے، جس میں عام طور پر پاک پانی کی مقدار زیادہ اور ناپاک پانی کی مقدار کم ہوتی ہے، جیسا کہ تمہید نمبر (۱) میں گزرو چکا ہے۔ اور کہیاں عمل کے دوران ان دونوں قسم کے پانی کے مجموعہ میں جادی کرنے کا عمل بھی پایا جاتا ہے۔ جو کہ خفیہ کے نزدیک ناپاک پانی کو پاک کرنے کی ایک طریقہ ہے، بشرطیکہ اس میں نجاست کا اثر باقی نہ رہے، لہذا کہیاں عمل سے گزرنے کے بعد اگر پانی کارنگ، بلو اور زائد قدرتی پانی کی طرح ہو جاتا ہے تو اس صورت میں یہ پانی پاک شمار ہو گا، کیونکہ پیچھے ذکر کردہ فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کی عبارات کی روشنی میں پانی کے ناپاک ہونے کی اصل علت اس میں نجاست کا شامل ہونا چاہا، جب نجاست کا اثر ختم کر دیا گیا تو پانی پاک ہو گیا۔





(3) خلائی شسل کا پانی:

خلائی شسل کے مشین یونٹ کا (پانی جس میں پیشتاب اور استعمال شدہ پانی دونوں شامل ہوں) اور پانی صاف کرنے کے وہ پلانسٹ جن میں پاک پانی استعمال کیے بغیر صرف ناپاک پانی کی ہی ریسایکلنگ کی جاتی ہے، جیسا کہ سوال میں مذکور ہے، تو ان میں پر بنکہ صرف کمیکل ڈال کر پانی سے صرف نجاست کا اثر زائل کیا جاتا ہے، لہذا فقهاء حنفیہ کی تصریحات کے مطابق اس صورت میں اس پانی پر پاک کا حکم لگانا مشکل ہے، کیونکہ اس میں غیر استعمال شدہ قدرتی پانی شامل کر کے جاری کرنے کا عمل نہیں پایا جاتا۔

چنان تک حنفیہ کے علاوہ دیگر مذاہب کا تعلق ہے تو مذاہبِ ثلاثہ کے فقهاء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک مئی ڈال کر اگر ناپاک پانی کا تغیر ختم ہو جائے تو وہ پاک ہو جائے گا، نیز شافعیہ کی بعض کتب میں ناپاک پانی کے تغیر کو زائل کرنے کے لئے مٹی کے ساتھ چونے کا ذکر بھی ملتا ہے۔ لہذا ان حضرات کے نزدیک کمیائی عمل سے گزرنے کے بعد جب پانی کے اوصافِ ثلاثہ (رنگ، بو اور ذات اللہ) قدرتی پانی کی طرح ہو جائیں تو پانی پاک ہو جائے گا، خواہ اس میں پانی کے بہنے کا عمل پایا جائے یا نہ۔

"ابحاث هیدرہ کبار العلماء" کی کمیٹی نے ایسے پانی کے تغیر کے ختم ہونے اور اس کے اوصافِ ثلاثہ قدرتی پانی کی طرح ہونے کی صورت میں ائمہ ثلاثہ کے قول کو لیتے ہوئے پانی کے پاک ہونے کا حکم لگایا ہے اور اس میں پانی کے جاری ہونے یا پاک پانی ملانے کی کوئی شرط ذکر نہیں کی، چنانچہ عبارت ملاحظہ فرمائیں:

أبحاث هیدرہ کبار العلماء (6/214):

أن الماء الكثير المتغير بنجاسة يظهر إذا زال تغيره بحسب ماء ظهور فيه بالاتفاق، أو بطول مكث، أو تأثير الشمس، ومرور الرياح عليه، أو برمي تراب ونحوه فيه على الراجح عند الفقهاء؛ لزوال الحكم بزواله عليه. وعلى هذا: فإذا كانت مياه المجرى المتجمدة وهي بلا شك كثيرة تخلص بالطرق الفنية الحديثة مما طرأ عليها من النجاسات، فإنه يمكن حينئذ أن يحكم بظهورها لزوال علة تنجستها، وهي تغير لوئخاً أو طعمها أو ريحها بالنجاسة، والحكم يدور مع علته وجوداً وعدماً وبذلك تعود هذه المياه إلى أصلها، وهو الطهورية ويجوز استعماله في الشرب ونحوه وفي إزالة الأحداث والأخبات وتحصل بها الطهارة من الأحداث والأخبات، إلا إذا كانت هناك أضرار صحية تنشأ عن استعمالها فيمتنع استعمالها فيما ذكر محافظة على النفس، وتفادياً للضرر، لا لنجاستها، ولكن لو استعملتها في إزالة الأحداث أو الأخبات صحت الطهارة.

اسی طرح رابطہ العالم الاسلامی کے ذیلی اوارے "مجمع الفقہ الاسلامی" نے بھی اسی نتیجا پر کمیائی طریقوں سے صفائی کے ماہرین کی





طرق مراجعت کے بعد ایسے پانی میں نجاست کارنگ، بُو اور ذائقہ باقی نہ رہنے کی شرط پر پاکی کا حکم لگایا ہے، چنانچہ عبارت مذکور

فرمائیں:

مجلة الجمع الفقه الإسلامي لرابطة العالم الإسلامي (١١):

أن ماء المخاري إذا نقي بالطرق المذكورة أو ما يماثلها، ولم يبق للنجاست أثر في طعمه، ولا في لونه، ولا

في ريحه: صار ظهوراً يجوز رفع الحدث وإزالة النجاست به: بناء على القاعدة الفقهية التي تقرر: أن إماء

الكثير، الذي وقعت فيه نجاست يظهر بروال هذه النجاست منه، إذا لم يبق لها أثر فيه.

الغرض صورت مسوولہ میں اگر کمیکل وغیرہ کے ذریعہ یا کسی اور طریقہ سے ممکنہ حد تک نجاست کو پانی سے الگ کرنے کے بعد نجاست کی وجہ سے پانی میں جو تغیر آپکا تھا وہ زائل ہو جائے اور اس کارنگ، بُو اور ذائقہ پاک پانی کی طرح ہو جائے تو ان فقهاء کرام رحمہم اللہ کے قول پر یہ پانی پاک ہے جن کے نزویک مٹی یا چونا وغیرہ ڈال کر پانی کو پاک کیا جاسکتا ہے، اور اس سے پاکی حاصل کرنا اور دوسرے مقاصد مثلاً فیکٹری وغیرہ کے لئے استعمال کرنا جائز ہے البتہ اس مسلک پر بھی اگر قدرتی پاک پانی موجود ہو تو اس پانی کو پاکی حاصل کرنے کے لیے استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے، کیونکہ احتیاط اسی میں ہے۔

لیکن جب تک کوئی مقابلہ تحمل مشکل نہ ہو تو اپنے مذهب کی صریح اور صحیح روایات کو چھوڑا نہیں جاسکتا، لہذا کمیابی عمل کے آخری مرحلہ کے بعد ریسا نیکل شدہ پانی کے ساتھ صاف اور پاک پانی ملا کر جاری کرنے کا مرحلہ بڑھادیا جائے، تاکہ حفیہ کی تصریحات کے مطابق بھی پانی پاک ہو جائے، ورنہ حنفیہ کے لیے یہی حکم ہو گا کہ وہ ایسے پانی کو استعمال نہ کریں۔

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حکم اس صورت میں ہے جب غالباً نجاست اور استعمال شدہ پانی دونوں سے مرکب ہو، لیکن اگر صرف پیشاب کو ریسا نیکل کیا جائے تو اس کو ریسا نیکل کرنے کے بعد بھی پاک قرار نہیں دیا جاسکتا، چنانچہ علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے

ہیں:

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (٤/٣٨) دار الفكر - بيروت:

ولا شك أن العرق المستقطر من الخمر هو عين الخمر تتصاعد مع الدخان وتقتصر من الطابق بحيث لا يبقى منها إلا أجزاءها الترابية ولذا يفعل القليل منه في الإسكار أضعاف ما يفعله كثير الخمر، بخلاف المتتصاعد من أرض الحمام ونحوه فإنه ماء أصله ظاهر خالط نجاست مع احتمال أن المتتصاعد نفس الماء الظاهر. ويمكن أن يكون هذا وجه الاستحسان في ظهارته، وعلى كل فلا ضرورة إلى استعمال العرق الصاعد من نفس الخمر النجسة العين ولا يظهر بذلك، والا لزم ظهارة البول، ونحوه إذا استقطر في إناء ولا يقول به عاقل.

اسی طرح مالکیہ کے مشہور فقیہ ابو عبد اللہ حنابہ فرماتے ہیں:

{ Page 18 }





مواهب الجليل لشرح مختصر الخليل (120/1):

قال ابن ناجي في شرح المدونة: وظاهر المذهب نجاسته ولو زالت رائحته وبه الفتوى والخلاف في البول المنقطع الرائحة وبول المريض الذي لا يستقر الماء في جوفه غريب فاعلمه انتهى. والقول بظهور البول بعيد جدا

البنت غالباً شغل میں اگر پانی تک شدہ پانی کے علاوہ قدرتی پانی موجود ہے تو اور پانی استعمال نہ کرنے کی صورت میں جان ضائع ہونے کا خطرہ ہو تو ضرورت کے پیش نظر حقیقیہ کے مذهب پر بھی اس پانی کو پینے کے لیے استعمال کرنے کی وجہ کش ہے، کیونکہ شریعت کی طرف سے جان بچنے کے لیے بقدر ضرورت حرام چیز کو استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

ایک شبہ:

کیمیادی طریقے سے صاف کیے گئے مذکورہ پانی (جس کو پاک پانی کی مادوٹ کیے بغیر صاف کیا گیا ہے) سے طہارت حاصل کرنے میں یہ شبہ ہو سکتے ہے کہ ناپاک پانی سے نجاست حقیقیہ (جسم والی نجاست) کو تو ختم کیا جاسکتا ہے، جیسا کہ لوپر مذکور ہوا۔ لیکن نجاست حکمیہ (جس کا جسم نہیں ہوتا، بلکہ شریعت کی طرف سے ناپاکی کا حکم لگ جاتا ہے) جیسے کسی شخص نے پاک پانی سے وضو کی تو وہ پانی مستعمل ہو گیا اور مستعمل پانی کا اکثر فقهاء کرام رحمهم اللہ کے نزدیک حکم یہ ہے کہ یہ پانی ظاہر (پاک) تو ہے، مطہر (پاک کرنے والا) نہیں، یعنی خود تو پاک ہے لیکن کسی دوسری شی کو پاک نہیں کر سکتا، المذاہین پانی جس میں نجاست حکمیہ ہو، اس کو پاک نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا میں صورت میں مستعمل پانی کا تغیر زائل ہونے کے بعد بھی اس سے وضو اور عسل وغیرہ جائز نہیں ہونا چاہیے۔

جواب:

اس کا ایک جواب یہ ہے کہ فقهاء کرام رحمهم اللہ تعالیٰ نے بخوبی کو پاک کرنے کی بحث میں یہ تفصیل ذکر نہیں کی، بلکہ مطلقاً بخوبی پانی کے تغیر کے زائل ہونے کو پاکی کی علت قرار دیا ہے اور فقهاء کرام کے ہاں یہ اصول ہے کہ جب کسی شی کو مطلق ذکر کیا جائے تو اس سے فرد کامل مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ اصول فقة کا قاعدة مشہور ہے: "آن المطلق ينصرف إلى الفرد الكامل" یعنی مطلق فرد کامل کی طرف لوٹتا ہے۔ اور پاکی کا فرد کامل یہ ہے کہ پانی نجاست حکمیہ اور نجاست حقیقیہ دونوں سے پاک ہو۔ اس کی ایک نظر یہ ہے کہ اگر ناپاک یا مستعمل پانی زمین میں جذب ہونے کے بعد وہارہ نکالا جائے تو اس سے سب فقهاء کرام کے نزدیک وضو اور عسل وغیرہ کرنا جائز ہے۔

دوسرے جواب یہ ہے کہ مستعمل پانی کے حکم میں فقهاء کرام رحمهم اللہ کا اختلاف ہے اگرچہ اکثر فقهاء کرام نے اس پانی کو ظاہر غیر مطہر (جو کسی شی کو پاک نہ کر سکے) قرار دیا ہے، لیکن مالکیہ کی بعض عبارات میں مستعمل پانی پر صرف کراہت کا حکم لگایا گیا ہے۔ بنیز





علامہ شہب الدین احمد بن ادريس ترقیٰ نے ابن القاسم کے حوالہ سے نقش کیا ہے کہ اگر اس کے علاوہ پانی موجود نہ ہو تو مستعذز پانی سے وضو کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ علماء ترقیٰ الذخیرۃ (۱/۲۷) میں فرماتے ہیں:

"الأول الماء المستعمل في الحدث إذا لم يكن على الأعضاء نجاست، ولا وسخ قال مالك

رحمه الله في الكتاب: لا يتوضأ بها، تو توضئ به مرأة، قال ابن القاسم: إن لم يجد غيره توضاً."

نیز علامہ خرشن نے شیخ احمد زرقانی کے حوالہ سے عدم کراہت کا قول بھی نقل کیا ہے اور ان کی طرف سے کراہت کی وجہ کے جوابات بھی نقل کیے ہیں (دیکھئے عبارت نمبر: 20) لہذا یہ پانی سے طہارت حاصل کی جاسکتی ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ احتیاط کے پیش نظر نمازوں غیرہ کے لیے غیر ریسا نیکل شدہ قدرتی پانی استعمال کیا جائے، مزید عبارات: (21-25) ملاحظہ فرمائیں۔

### ریسا نیکل شدہ پانی کو پینے کا حکم:

پیچھے ذکر کردہ تمام تفصیل ریسا نیکل شدہ پانی کے خارجی استعمال سے متعلق تھی، جہاں تک ایسے پانی کو پینے کا تعلق ہے تو اس میں ایک اور چیز کو بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے، وہ یہ کہ شریعت نے استقدار اور استحباث کی بنیاد پر بہت سی چیزوں و حرام اور حرام وہ قرار دیا ہے، جیسے حشرات الارض وغیرہ۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا: پاک پانی کو ریسا نیکل کرنے کے بعد استحباث کی علت بھی ختم ہو جاتی ہے یا نہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر ریسا نیکل کے عمل سے پہنچ اکثر پانی ناپاک ہو اور اس میں نجاست کا اثر واضح اور قابل ہو تو اس صورت میں ریسا نیکل کے بعد بھی پانی میں استقدار باقی رہے گا اور علتِ استقدار اور استحباث کی بنیاد پر اس کا پہنچا مکروہ و حرامی ہو گا۔ کیونکہ عام طور پر فطرت سلیمانہ رکھنے والوں کو ایسے پانی سے کراہت محسوس ہوتی ہے، اسی لیے مجمع الفتاویٰ اسلامی نے ایسے پانی کو ریسا نیکل کے بعد بھی علتِ استحباث کی بنیاد پر پینے کی اجازت نہیں دی۔ (دیکھئے عبارت:

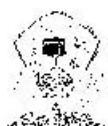
مجلة المجمع الفقهي الإسلامي لرابطة العالم الإسلامي (19):

فتتحقق أن مياه المجاري قبل التنقية معلنة بأمور:

1- الفضلات النجسة بالطعم واللون والرائحة.

2- فضلات الأمراض المعدية، وكثافة الدواء والجراثيم (البكتيريا).

3- علة الاستحباث والاستقدار، لما تتحول إليه باعتبار أصلها، ولما يتولد عنها في ذات المجاري، من الدواب والمحشرات المستقدرة طبعاً وشرعاً، ولذا صار النظر بعد التنقية في مدى زوال تلك العلل، وعنيه: فإن استحالتها من النجاسة -بزوال طعمها ولونها وريحها- لا يعني ذلك زوال ما فيها من العلل والجراثيم الضارة. واجهات الزراعة توالي الإعلام بعدم سقى ما يؤكل نتاجه من أخضرار، بدون طبخ، فكيف بشربها مباشرة؟ ومن مقاصد الإسلام: المحافظة على الأجسام ولذا لا يوردمرض على مصح، والمنع لاستصلاح الأبدان واجب، كالتسع لاستصلاح الأديان. ولو زالت هذه العلل، لقيمت علة الاستحباث والاستقدار. وأن الخلاف الجاري بين منتقدمي العلماء، في التحول من نجس إلى طاهر، هو في قضايا أعيان، وعلى سبيل القطع، لم يفرعوا حكم التحول





على ما هو موجود حالياً في الجاري، من ذلك الزخم الهائل من النجاسات، والقادورات، وفضلات المصحات، والمستشفيات؛ وحال المسلمين لم تصل بهم إلى هذا الحد من الاضطرار، لتنقية الرجيع، للتطهير به، وشربه، ولا عبرة بتسويقه في البلاد الكافرة، لفساد طبائعهم بالكفر، وهناك البديل، بتتنقية مياه البحار.

تاتم اگر ریاستیکنگ سے پہنچے نجاست مغلوب درجے میں ہو، جس کا اثر ظاہر ہو اور اکثر پانی پاک ہو، جیسے عام طور پر فیکٹریوں، میں ہوتا ہے تو ایسا پانی ریاستیکل ہو جانے کے بعد پاک ہونے کے ساتھ ساتھ کراہت تنزیہ کے ساتھ داخلی استعمال میں لانا بھی جائز ہو گا، کردہ تنزیہ کا حکم اس لیے ہو گا، کیونکہ اس میں علت استخناک کم پائی جاتی ہے، جس کی بنابر حکم میں بھی تخفیف آجائے گی۔ یہ بھی واضح ہے کہ مذکورہ بالادنوں حکم اس صورت میں ہیں جب پینے والے کو علم ہو کہ یہ ریاستیکل شدہ پانی ہے، اگر اس کو علم نہ ہو اور وہ اس کو قدرتی پانی سمجھ کر استعمال کرے تو استصحاب حال (اصلی حالت پر قیاس کرنا) کی بناء پر اس کے لیے اس کا بینا بلاشبہ جائز ہو گا، کیونکہ پانی میں اصل پاک ہونا ہے۔ اسی طرح اگر قدرتی صاف پانی موجود ہو تو حالت اضطرار میں اس کا بینا بدلا کراہت جائز ہو گا، خواہ اس میں ناپاک پانی کی آمیزش کم ہو یا زیادہ۔

### حوالہ جات

#### (1) الفتاوى الهندية (18/1)

ماء الجاري بعد ما تغير أحد أوصافه وحكم بنجاسته لا يحكم بظهوره ما لم يزول ذلك التغير بآن يرد عليه ماء ظاهر حتى يزيل ذلك التغير كذا في الحديث.

#### (2) الموسوعة الفقهية الكويتية (29/102)

ذهب الحنفية والمالكية إلى أن تطهير المياه النجسة يكون بحسب الماء عليها ومكاثرها حتى يزول التغير ولو زال التغير بنفسه ، أو ينبع منه ، فعند المالكية قولان ، قيل: إن الماء يعود طهوراً، وقيل: باستمرار نجاسته وهذا هو الأرجح . كما يطهر الماء النجس عند المالكية لوزال تغيره بإضافة طاهر، وبالبقاء طين أو تراب إن زال أثرهما، أي لم يوجد شيء من أوصافهما في ما أقيافيه، أما إن وجد فلا يطهر، لاحتمال بقاء النجاسة مع بقاء أثر ما.

#### (3) البحر الرائق شرح كنز الدقائق - (ج 1/ص 465)

البعد بين البالوعة والبئر المانع من وصول النجاسة إلى البئر خمسة أذرع في روایة أبي سليمان وسبعة في روایة أبي حفص وقال الحلواني: المعتبر الطعم أو اللون أو الريح، فإن لم يتغير جاز وإلا فلا، ولو كان عشرة أذرع قال في الخلاصة: وفتاوی قاضی خان والتعویل عليه وصححه في الحديث.





4) رد المحتار (ج 2/ص 47، كتاب الطهارة، باب المياه) :

وفي الخزانة إناءان ماء أحد هما طاهر والآخر نجس فصبا من مكان عال فاختلط في الهاوئ ثم نزل أطهر كنه، ونواجرى ماء الإناءين في الأرض صار بمنزلة ماء جازاه دون حوجه في الخلاصة

5) الإشراف على نكت مسائل الخلاف (181/1) القاضي أبو محمد عبد الوهاب بن علي بن نصر البغدادي المالكي (422هـ)

إناء النجس: مسألة: لا ينجس الماء إلا بغير أحد صفاته من نجس يحالله قليلاً كان أو كثيراً.

6) مواهب الجليل لشرح مختصر الخليل (11/1) أبو عبدالله محمد بن محمد (المتوفى: 954هـ) أن الماء إذا تغير بالنجاسة ثم زال تغيره فلا يخلو إما أن يكون بمكانته ماء مطلق خالصه أم لا فالأخير طهور باتفاق.

7) المجموع شرح المذهب (133/1) :

(وان طرح فيه تواب او جص فزال التغير فيه قوله: قال في الام لا يظهر كما لا يظهر إذا طرح فيه كافور او مسك فزالت رائحة النجاسة وقال في حرمدة يظهر وهو الاصل لان التغير قد زال فصار بنفسه او جاء آخر ويفارق الكافور والمسك لأن هناك يجوز ان تكون الرائحة باقية وإنما لم تظهر لغيبة رائحة الكافور والمسك)

8) الموسوعة الفقهية الكويتية (29/103) :

وذهب الشافعية والحنابلة إلى أن الماء إن بلغ قلتين فإنه لا ينجس إلا إذا غيرته النجاسة، لقول النبي صلى الله عليه وسلم: إذا بلغ الماء قلتين لم يحمل أثباته وقوله صلى الله عليه وسلم: إن الماء لا ينجسه شيء إلا ما غلب على ريحه وطعمه ولو أنه تطهير حينئذ يكون بز والتغير سواء.  
زال التغير بنفسه: لأن الزوال ينطبق على الماء الذي يحيط به التجفيف، أو إضافة ماء إليه.

9) الحاوي في فقه الشافعي (303/1) : أبوالحسن علي بن محمد البغدادي، الشهير بالماوري (المتوفى: 450هـ) :

أن ورود النجاسة على الماء يجب تنجيسيه حديث المستيقظ من النوم. والفرق الثاني: من طريق المعنى: أن الضرورة داعية إلى تطهير الماء لوروده على الماء، لأنه لو صار نجساً لما أمكن تطهير نجاسته عن المحل لأن الماء نجس بوروده على ذلك المحل فحكم بتطهاره، وليس الضرورة داعية إلى تطهير الماء بورود النجاسة عليه فحكم بتنجيسيه، وأما الجواب عن استدلالهم بأن النجاسة تسلب الماء بما خالفها من الطهارة والتطهير، فهو أن التطهير صفة متعددة فجاز أن تزول عن الماء، والطهارة صفة لازمة فجاز أن لا تزول عن الماء، لأن المتعدي مفارق واللازم مقيم.





### (10) الشرح الممتع على زاد المستقنع لحمد العثيمين-(ج ١/ص ٣٨) :

قد ذكر ثلاث طرق في تطهير الماء النجس: إحداها: أن يضيّف إليه طهوراً كثيراً غير تراب ونحوه، وشرط المؤلف أن يكون للمضاف كثيراً؛ لأننا لو أضفنا قليلاً ننجس بمقابلة الماء النجس. مثاله: عندنا إِناء فيه ماء نجس مقداره نصف قلة، وهذا الإناء كبير يأخذ أكثر من قلتين، فإذا أردنا أن نظهره نأتي بقلتين ثم نفرغ القلتين على نصف القلة، فنكون قد أضفنا إليه ماء كثيراً، فيكون طهوراً إذا زال تغييره، فإن أضفنا إليه قلة واحدة، وزال التغيير فإنه لا يكون طهوراً.

### (11) الشرح الكبير لابن قدامة (٣٠/١) :

تطهير الماء النجس ينقسم ثلاثة أقسام: (أحداها) أن يكون الماء النجس دون القلتين فتطهيره المكاثرة بقلتين ظاهرتين أما أن ينبع فيه أو يصب فيه أو يجري إليها من ساقية أو نحو ذلك فيزول بها تغيره إن كان متغيراً فيظهر وإن لم يكن متغيراً اذهب بمجرد المكاثرة لأن القلتين تدفع النجاسة عن نفسها وعما اتصل بها ولا تنجس إلا بالتغيير إذا وردت عليها النجاسة فكذلك إذا كانت واردة - ومن ضرورة الحكم بظهورها طهارة ما اخْتَلَطَ بها (القسم الثاني) أن يكون القلتين فان لم يكن متغيراً بالنجاسة فتطهيره بالمكاثرة المذكورة وان كان متغيراً بها فتطهيره بالمكاثرة المذكورة إذا زالت التغير ويزوال تغير بنفسه لأن علة النجس زالت وهي التغير.

### (12) المبدع شرح المقنع (٢٩/١): للشيخ إبراهيم بن محمد بن عبد الله بن مفلح، (المتوفى: ٨٨٤هـ) :

بيان تطهير الماء النجس وهو ينقسم ثلاثة أقسام: بيان تطهير الماء النجس، وهو، ينقسم ثلاثة أقسام، أحدها: أن يكون الماء النجس دون قلتين، فتطهيره بالمكاثرة حسب الامكان، زاد في «الرعاية» عرفاً، واعتبر الأرجح، والسامري الاتصال فيه بقلتين، طهوراً يتنفس، أما أن يصب فيه أو يجري إلى منه ساقية، أو نحو ذلك، فيزول بها تغيره إن كان متغيراً، وإن كان غير متغير، طهور بمجرد المكاثرة، لأن القلتين تدفع النجاسة عن نفسها، وعما اتصل بها، ولا ينجس إلا بالتغيير، وفهم منه أن النجس القليل لا يظهر بزوال تغييره بنفسه، لأنه علة نجاسته الملاقة، لا التغير، الثاني: أن يكون قلتين، فإن كان غير متغير بالنجاسة، فتطهيره بالمكاثرة. أو متغيراً بها فتطهيره بالمكاثرة إذا زال التغير، ويزوال تغيره بنفسه، لأن علة النجس زالت، كالخمرة إذا انقلبت بنفسها خلأ، وقال ابن عقيل: لا تطهير، بناء على أن النجاسة لا تطهير بالاستحلال، الثالث: الزائد على القلتين، فإن كان غير متغير، فتطهيره بالمكاثرة فقط، وإن كان متغيراً فتطهيره بالأمرتين السابقتين، وبالثالث: وهو أن ينتح عنه حتى يزول التغير، ويقى بعد التزح قلتان.



(13) التهذيب المقعن في اختصار الشرح الممتع (11/1):

قوله: «فإن أضيف إلى الماء النجس ظهور كثير غير تراب ونحوه، أو زال تغير النجس الكبير بنفسه، أو نزح منه فبقى بعده كثير غير متغير طهر»، هذه هي الطريقة الثالثة لتطهير الماء النجس، وهي أن ينرح منه حتى يبقى بعد النزح ظهور كثير. وهذا هو المذهب في تطهير ما زاد عن القلتين). والصحيح: أنه إذا زال تغير الماء النجس بأي طريق كان فإنه يكون طهوراً لأن الحكم متى ثبت لعنة زال بزوالها.

(14) الشرح الممتع على زاد المستقنع (58/1) للشيخ محمد بن صالح بن محمد العثيمين:

والصحيح: أنه إذا زال تغير الماء النجس بأي طريق كان فإنه يكون طهوراً لأن الحكم متى ثبت لعنة زال بزوالها، وأيُّ فرق بين أن يكون كثيراً، أو يسيراً، فالعملة واحدة، متى زالت النجاسة فإنه يكون طهوراً وهذا أيضاً يسر فيها وعملاً.

(15) العقود الدرية في تبييض الفتوى الحامدية (9/1):

(سئل) في فأرة وقعت في سمن مائع وماتت فيه فإذا وضع في إناء مغروق السفل وصب عليه الماء ثم أخذ عنه الماء من أسفله ثلاث مرات؟ أو صب عليه الماء فقط فرفع ثلاث مرات فهل يظهر بكل من هذين الصناعتين؟ (الجواب): نعم يطهر كافي طهارة الخمرة وهكذا زاوي عن أبي يوسف عليه الفتوى كافي المجمع والبازية وخزانة المفتى وغيرها وبه جزم في الظاهرية وصرح به في البحر.

(16) المحيط البرهان للإمام برهان الدين ابن مازة: (255/1)

في «فتوى أبي الليث» رحمه الله: إذا غمس الرجل يده في سمن نجس، ثم غسل اليدي في الماء الجاري بغير حرض، وأثر السمن باق على يده، ظهرت به، لأن نجاسة السمن باعتبار المجاور، وقد زال المجاور عنه، فيبقى على يده سمن طاهر، وهذا لأن تطهير السمن بالماء ممكن.

(17) مراقي الفلاح شرح نور الإيضاح (160/1):

والسمن والدهن المتنجس يطهرب صب الماء عليه ورفعه عن ثلاثة أو الغسل يصب عليه الماء ويغليه حتى يعود كما كان ثلاثة.

### ستعمل باني سے متعلق حوالہ جات

(18) شرح خليل للخرشي (326/1):

والحاصل أن صور استعمال الماء المستعمل ست عشرة صورة؛ لأن استعماله أو لا إما في حدث وإما في حكم خبث وإما في طهارة مسنونة أو مستحبة وإما في غسل إناء وتحوه وكل واحدة من هذه إذا استعمل ثانية فلا بد أن يستعمل في أحدها فالمستعمل في حدث أو حكم خبث يكره استعماله في أحد هذين وصوره أربع وكذا يكره استعماله في الطهارة المسنونة والمستحبة وهاتان صورتان كهما يفيده مارجح في تعلييل الكراهة من أنه مختلف في ظهوريته ولا يكره في غسل كالإناء وهاتان صورتان أيضاً المستعمل في الطهارة المسنونة والمستحبة يكره استعماله





في رفع الحديث وحكم الخبر وكذا في الطهارة المنسنة والمستحبة على أحد الترددتين في المسائل الثلاثة لا في غير ذلك المستعمل في غسل كالإماء لا يكره استعماله في شيء انتهى المراد منه ..... ( قوله أو خبر ) على أحد القولين والقول الثاني لا يكره ، لأن إزالة النجاسة معقولة المعنى وفي كلام صاحب الإرشاد إشارة إليه لاقتصره على ذكر الموضوع فيفيد قوله وإن كان كلام عبد يفيد خلافه حيث يقول بعد قوله في حديث وكذا في إزاله حكم خبر فيما يظهر خلافا لاستظهار الشیخ أحد الزرقاني عدم كراحته (( قوله وعللت الكراهة بعلل إلخ )) فمن جملة ما عدل به أنه أديت به عبادة ووجه ضعفه أنه يلزم مثله في التراب وأن السلف لم يستعملوه ووجه ضعفه أن لا يلزم من عدم الوجود وأنه ماء ذنوب ووجه ضعفه أن الذنوب معنى من المعانى هذا مافي كراهة كما فيه خاصة بالعبادات دون العادات خلاف قوله ويسير كائنة وضوء وما عطف عليه، فإن الكراهة عامة في العادات والعادات اهـ . واستظهر ح أنه لا إعادة على من استعمل هذا المستعمل مع وجود غيره وقال ولا تقتضي الكراهة الإعادة في الوقت قبل الإعادة في الوقت تقتضيها .

(19) الإنصاف(40/1): علاء الدين أبو الحسن علي بن سليمان المرداوي الدمشقي (المتوفى: 885هـ) :

والرواية الثانية: أنه طهور قال في مجمع البحرين: سمعت شيخنا يعني صاحب الشرح يميل إلى طهورية الماء المستعمل ورجحها ابن عقيل في مفرداته وصححها ابن رزين: واختارها أبو البقاء والشيخ تقى الدين وابن عبدوس في تذكرته وصاحب الفائق. قلت: وهو أقوى في النظر .

(20) شرح زاد المستقنع للشنقطي (8/4): محمد بن محمد المختار الشنقطي المالك:  
مستعمل في رفع الحديث ومستعمل في : طهارة مشروعة ..... فللعلماء في هذا الماء ثلاثة أقوال: القول الأول: الماء طهور، وهو مذهب الظاهريه، ورواية عن مالك ، وقول للشافعي ورواية عن أحمد رحمة الله على الجميع. بمعنى: أن الماء باق على أصله، ولو توضاف به مائة شخص، فمادام أنه لم يتغير فهو ماء طهور كأنه نزل من السماء. القول الثاني: أن الماء إذا كان يسيراً فهو طاهر وليس بظهور، وعليه مذهب الحنابلة ومذهب الشافعية وهو رواية عن مالك ، وأيضاً رواية عن الإمام أبي حنيفة رحمة الله على الجميع، وبناءً على ذلك يقولون: هذا الماء لا توضاف به ولا تغسل، لكنه ليس بتجسس، فهو وقع على ثوبك أو وقع على يدتك أو وقع على سجادتك التي تصلي عليها لم يتجسسها. القول الثالث وهو أشدتها: أن الماء إذا توضاف به أحد حكم بنجاسته ..... دليل من قال: بظهوره، ما ثبت في الصحيحين عن النبي ﷺ: (الماء طهور لا يتجسس شيء )، قالوا: نص النبي ﷺ على أن الماء لا يتأثر بشيء إلا ما غير اللون أو الطعم أو الرائحة، وهذا مجمع عليه، وهذا لم يتغير لونه ولا طعمه ولا ريحه فهو باق على الظهور

(21) شرح زاد المستقنع للشنقطي (8/4): محمد بن محمد المختار الشنقطي:





والصحيح من هذه الأقوال أنه ظهور وليس بتجسس ولا ظاهر، أي: لا يحکم بكونه نزل إلى مرتبة الظاهر. أما دليل الرجحان: أولاً: صحة ما ذكره أصحاب هذا القول. ثانياً: أن القاعدة: الأصل بقاء ما كان على ما كان، فالأصل أنه ظهور، ونحن شككنا في سلب الطهورية فبنقى على الأصل. ثالثاً: استدلال أصحاب القول الثاني بأن نهي النبي صلى الله عليه وسلم عن الاغتسال في الماء الدائم علته كونه يسلب الطهورية مردود، فإن العلة يتحمل أن تكون خوف تغير الماء وسلبه الطهورية.

(22) دروس عمدة الفقه للشنقيطي (112/1):

فليعلم الصحيح أن الماء المستعمل في رفع الحدث لا يسلبه الطهورية. أولاً: لقوله -عليه الصلاة والسلام-: ((إن الماء ظهور لا ينجسه شيء)), فإذا توصلت بهذه الماء أو اغتسلت به لرفع حدث أصغر أو أكبر فإنه باقي على أصله؛ لأن النبي -- صلى الله عليه وسلم -- قال: ((إن الماء ظهور لا ينجسه شيء)).

(23) حاشية الدسوقي على الشرح الكبير (113/1):

المستعمل في حديث أو في حكم يذكره استعماله في رفع الحديث لا في إزالة الخبر، وصوره أربع وكذا يذكره استعماله في الطهارة المسنونة والمستحبة وصوره أربع أيضاً ولا يذكره استعماله في غسل كالإناء وهاتان صورتان، والمستعمل في الطهارة المسنونة والمستحبة يذكره استعماله في رفع الحديث وحكم الخبر وكذا في الطهارة المسنونة والمستحبة على أحد.

والله سبحانه وتعالى أعلم

محمد نعيم خالد

دارالافتاء جامعة الرشيد، كراچی

٥ ذوالحجہ ١٤٣٨ھ

الحمد لله رب العالمين  
الحمد لله رب العالمين  
آمين  
٢٨/١٢/٢٠٢٣ھ

الحمد لله رب العالمين  
الحمد لله رب العالمين  
٢٠٢٣/١٢/٢٤  
١٤٣٨ھ  
دارالافتاء جامعة الرشيد، کراچی

الحمد لله رب العالمين  
الحمد لله رب العالمين  
٢٥/١٢/٢٠٢٣  
١٤٣٨ھ  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

